(1)

Muhammad Rashid Hanif
0347-6660494

① نکاح کا لغوی اور اصطلاحی معنیٰ نیز نکاح کا رکن کیا ہے اور کن کن الفاظ سے نکاح منعقد ہو جائے گا اور کن سے نہیں؟

لغوی معنیٰ:
ملانا۔

اصطلاحی معنیٰ:

(نکاح ایجاب و قبول سے منعقد ہو جاتا ہے دو ایسے لفظوں کے ساتھ جن کو صیغہ ماضی سے تعبیر کیا ہو یا ایک کو ماضی اور دوسرے کو مستقبل سے تعبیر کیا ہو۔)

نکاح ایسا عقد ہے جس کے ذریعے مرد عورت سے ملک متعہ کا فائدہ اٹھاتا ہے:

نکاح کے رکن:
نکاح کے دو رکن ہیں:
(i) ایجاب (ii) قبول:

وہ الفاظ جن سے نکاح منعقد نہیں ہوتا ہے:
لفظ اجارہ - اباحت - إحلال - إعارہ - لفظ وصیت

وہ الفاظ جن سے نکاح منعقد ہو جاتا ہے۔
نکاح: تزویج - ھبہ تملیک صدقہ بیع

② نکاح میں گواہی کی کیا حیثیت ہے نیز گواہوں کی کیا کیا صفات ہونی ضروری ہیں؟:

حیثیت:
نکاح میں گواہی شرط ہے:

صفات:
آزاد ہونا عاقل ہونا بالغ ہونا مسلمان

③ محرمات فی النکاح کون کون سی ہیں دلائل سے وضاحت کریں:

(i) : اپنی ماں اور دادی چاہے مردوں کی طرف سے ہو یا عورتوں کی طرف سے ہو نکاح کرنا جائز نہیں

دلیل :

لقولہ تعالیٰ حرمت علیکم امہاتکم وبناتکم ان کی حرمت اجماع سے ثابت ہے

(ii) اپنی بیٹی اور نہ ہی اپنے بیٹے کی بیٹی سے شادی کرے گا

دلیل :

اجماع کی وجہ سے

(iii) اپنی بہن اور نہ ہی اپنی بہن کی بیٹی اور نہ ہی اپنے بھائی کی بیٹی اور نہ ہی اپنی پھوپھی اور نہ ہی اپنی خالہ سے شادی کرے گا

دلیل :

حرمت علیکم امہاتکم وبناتکم واخوتکم وعمتکم وخلتکم وبنت الاخ وبنت الاخت .

(iv) متفرقات خالہ اور پھوپھی اور بھائی کی بیٹی کیونکہ نام کی جہت سب کو عام ہے .

(v) اور اپنی بیوی کی ماں سے بھی شادی نہیں کرے گا چاہے اس کی بیٹی سے دخول کیا ہو یا نہ کیا ہو .

دلیل :

لقولہ تعالیٰ امہات نسائکم .

(vi) اپنی بیوی کی بیٹی سے بھی نکاح نہیں کر سکتا وہ جس سے دخول کیا ہو

دلیل :

نص سے ثابت ہے .

(vii) اپنے باپ کی دوسری بیوی اور دادا کی دوسری بیوی سے شادی نہیں کرسکتا:

ولا تنکحوا ما نکح اٰباؤکم

(viii): نہ اپنے بیٹے کی بہو اور نہ ہی اپنے بیٹے کی اولاد کی بہوؤں سے شادی کرسکتا ہے

دلیل:

ابنائکم الذین من اصلابکم

(ix): اور نہ ہی اپنی رضاعی ماں سے اور نہ بہن سے شادی کرسکتا ہے

دلیل:

وامہاتکم اللاتی ارضعنکم واخواتکم من الرضاعۃ:

(x) دو بہنوں کو نکاح میں جمع نہیں کرسکتا

دلیل:

وان تجمعوا بین الاختین:

4) زنا سے حرمت مصاہرہ ثابت ہوگی یا نہیں مس اور نظر سے کیا حکم ہے اس میں دلائل کے ساتھ اختلاف بھی واضح کریں۔

=: زنا سے حرمت مصاہرہ ثابت ہو جائے گی اور امام شافعی فرماتے ہیں زنا سے حرمت مصاہرہ ثابت نہیں ہوگی

امام شافعی کی دلیل:

امام شافعی فرماتے ہیں حرمت مصاہرہ ایک نعمت ہے لہذا زنا سے حرمت مصاہرہ ثابت نہیں ہوگی:

علیکم کم کم نکم

ہماری دلیل:

وطی جزئیت کا سبب ہے بیٹے کے واسطے کے ساتھ یہاں تک کہ زوجین میں ہر ایک کی طرف مضاف ہوگا اور جزئیت سے نفع اٹھانا حرام ہے مگر ضرورت کی جگہ اور وطی عزت والی چیز ہے اس حیثیت سے کہ وہ بیٹے کا سبب ہے نہ کہ زنا کا سبب ہے

مس و نظر:

مس و نظر سے بھی حرمت مصاہرہ ثابت ہو جائے گی امام شافعی فرماتے ہیں مس و نظر سے بھی حرمت مصاہرہ ثابت نہیں ہو گی:

امام شافعی کی دلیل:

مس و نظر دخول کے معنیٰ میں نہیں ہے اسی وجہ سے ان دونوں کے ساتھ متعلق نہیں ہوگا دونوں کا فاسد ہونا وغیرہ۔

ہماری دلیل:

مس و نظر یہ دونوں وطی کی طرف لے جانے والے ہیں احتیاط کی جگہ میں لہذا اس سے حرمت مصاہرہ ثابت ہو جائے گی۔

ق) عاقلہ بالغہ کے نکاح کا حکم بالتفصیل لکھیے نیز ولی جبر کر سکتا ہے یا نہیں:

عاقلہ بالغہ کا نکاح اس کی رضا کے ساتھ منعقد ہو جائے گا اگرچہ ولی اس پر عقد نہ کرے برابر ہے کہ وہ باکرہ ہو یا ثیبہ شیخین کے نزدیک ظاہر روایت میں اور

(5)

کی اجازت

ابو یوسف سے یہ بھی روایت ہے کہ نکاح منعقد نہیں ہوگا مگر ولی کے ساتھ: امام محمد کے نزدیک منعقد ہو جائے گا مگر موقوف رہے گا امام مالک اور امام شافعی نے کہا عورت کا اصلاً نکاح منعقد نہیں ہوگا

=> دلیل:

کیونکہ نکاح سے کئی مقاصد مراد ہوتے ہیں. اور ان کو عورتوں کی طرف سپرد کرنا ان مقاصد کے اندر خلل ڈالتا ہے مگر امام محمد فرماتے ہیں یہ خلل اٹھ جائے گا ولی کی اجازت کے ساتھ اور جائز ہونے کی وجہ یہ ہے کہ وہ عورت خالص اپنے حق میں تصرف کر سکتی ہے. وہ اہل میں سے ہوگی اس کے عاقل اور ممیز ہونے کی وجہ سے اسی وجہ سے عورت کے لیے تصرف بالمال ثابت ہوگیا تو عورت کے لئے شادی کرنے کا اختیار بھی ثابت ہوگیا اور ولی سے شادی کروانا طلب کیا جائے گا تاکہ وہ منسوب نہ ہو بے حیائی کی طرف پھر ظاہر الروایۃ میں کفو اور غیر کفو میں کوئی فرق نہیں ہے لیکن ولی غیر کفو میں اعتراض کر سکتا ہے.

=> اور ولی پر باکرہ بالغہ پر جبر کرنا جائز نہیں ہے بر خلاف امام شافعی کے کہ ان کے نزدیک صغیرہ کا اعتبار ہے اور یہ اسی وجہ سے ہے کہ وہ نکاح کے معاملے میں انجان ہے.

6) پردہ بکارت کن کن چیزوں سے زائل ہو سکتا ہے اور اس عورت کا کیا حکم ہے؟

پردہ بکارت درج ذیل چیزوں کے ساتھ زائل ہو جاتا ہے (i) کودنے سے (ii) حیض (iii) زخم (iv) شادی نہ ہونا

بھی زیادہ دلہر کنواری بیٹھے رہنے کی وجہ سے
حکم: ان سب عورتوں کا حکم باکرہ جیسا ہے کیونکہ ان کو جو (ان کا کنوارا پن)
ملنے والا ہے وہ پہلا ہے اور وہ عدم ممارست کی وجہ سے
ہے

4- کن کن چیزوں میں کفو کا اعتبار ہوگا اور اس کا شرعی حکم بیان کریں:
=> کفو میں درج ذیل چیزوں کا اعتبار ہوگا
① نسب ② دیانت (دین دار ہونا) ③ پیشے ④ مال

نسب:
کیوں کہ اس کے ساتھ بھی فخر ہوتا ہے۔

دلیل:
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا (فقریش بعضھم اکفاء لبعض والعرب بعضھم اکفاء لبعض)
قریش بعضھم اکفاء لبعض بطن ببطن والعرب بعضھم اکفاء لبعض قبیلۃ لقبیلۃ والموالی بعضھم اکفاء لبعض رجل برجل

دین:
دین سے مراد دیانت ہے اور اس میں اختلاف ہے امام اعظم اور ابو یوسف فرماتے ہیں اس کا اعتبار ہوگا کیونکہ دیانت زیادہ فخر والی چیز ہے اور عورت کو شوہر کے فسق کی وجہ سے عار دلائی جائے گی
اور امام محمد نے فرمایا اس کا اعتبار نہیں ہوگا کیونکہ وہ امور آخرت میں سے ہے پس اس پر دنیا کے احکام مرتب نہیں ہوں گے مگر تالیاں بجائی جاتی ہو یا مذاق کیا جاتا ہو۔

پیشہ:

پیشہ کا بھی اعتبار کیا جائے گا یہ ابو یوسف اور محمد کے نزدیک ہے اور ابو حنیفہ سے دو روایتیں ہیں اور ابو یوسف سے بھی روایت ہے کہ اس کا اعتبار نہیں ہوگا مگر یہ کہ وہ گھٹیا پیشہ ہو جیسے کہ حجام - جولاہا اور چمڑا رنگنے والا۔

مال:

مال کا بھی اعتبار ہوگا اور وہ یہ کہ وہ مہر اور نفقہ کا مالک ہو اگر وہ ان دونوں کا یا ایک کا مالک نہ ہو تو کفو ثابت نہیں ہوگا

اس لئے کہ مہر بضع کا بدلہ ہے اور نفقہ ازدواجی رشتے کو قائم رکھنے کے لئے ہے۔

8) مہر کی مقدار کتنی ہے اور اس میں اختلاف بھی بیان کریں اور اگر مہر ذکر نہ کیا گیا ہو تو نکاح کا کیا حکم ہے۔

مقدار:

مہر کی کم سے کم مقدار دس درہم ہے اور زیادہ سے زیادہ جتنا وہ چاہے۔

امام شافعی فرماتے ہیں جو بیع میں ثمن بننے کی صلاحیت رکھتا ہے وہ اسی طرح عورت کے لیے مہر بننے کی بھی صلاحیت رکھتا ہے کیونکہ وہ مہر عورت کا حق ہے تو مہر عورت کو سپرد کیا جائے گا تو امام شافعی کے نزدیک مہر ایک درہم بھی ہو سکتا ہے یعنی دس درہم سے کم بھی ہو سکتا ہے

امام اعظم کے نزدیک دس درہم سے مہر کم نہیں ہوگا
① حضور نے فرمایا۔ ولا مہر اقل من عشرۃ
② کیونکہ مہر شرع کا حق ہے واجب ہے محل کے شرف کو ظاہر کرنے کے لیے پس اس کو ایسے مال کے ساتھ مقرر کیا جائے گا جو عزت دار ہے اور وہ دس درہم ہے
③ نصاب سرقہ پر استدلال کرتے ہوئے دس درہم دیا جائے گا:

=> مہر ذکر نہ کیا ہو تو نکاح صحیح ہو جاتا ہے۔
کیونکہ نکاح لغوی طور پر ملنا اور ملانا ہے پس وہ زوجین سے مکمل ہو جاتا ہے پھر مہر شرعی طور پر واجب ہے محل کے شرف کو ظاہر کرنے کے لیے پس مہر کو ذکر کرنے کی طرف محتاجی نہ ہوگی نکاح کے صحیح ہونے کی وجہ سے۔

⑨ اگر دخول سے پہلے طلاق ہو گئی تو مہر کتنا ہوگا نیز مہر دس درہم سے زائد ہو تو کتنا ہوگا اور اگر اس صورت میں خلوت اور دخول سے پہلے طلاق ہو گئی تو کیا حکم ہے۔

اگر دخول سے پہلے طلاق ہو گئی تو اس کی دو صورتیں ہیں
① اگر مہر مقرر کیا تھا تو اس کا نصف دیا جائے گا
② اگر مہر مقرر نہیں کیا تھا تو مہر مثلی کا نصف یعنی متعہ دیا جائے گا

دلیل:
بقولہ تعالیٰ: وان طلقتموھن من قبل ان تمسوھن وقد فرضتم لھن فریضۃ فنصف ما فرضتم۔

(۹)

اگر مہر دس درہم سے زائد تھا تو اگر عورت سے دخول کیا یا فوت ہو گئی تو اس پر جتنا زیادہ مقرر کیا اتنا ہی ہوگا اور اگر خلوت اور دخول سے پہلے طلاق ہو گئی تو نصف مسمٰی ہوگا اس کی دلیل وہی ہے جو پہلے بیان کر دی:

س (۱۵): اگر عقد کے بعد مہر میں کمی یا زیادتی کی گئی تو مہر کا کیا حکم ہے؟

(۱) اگر عقد کے بعد مہر میں زیادتی کی گئی تو زیادتی لازم ہو جائے گی برخلاف امام زفر کے اور جب زیادتی صحیح ہو جائے تو وہ دخول سے پہلے طلاق دینے سے ساقط ہو جائے گی

(۲) اگر کمی کی عقد کے بعد تو کمی صحیح ہو جائے گی کیوں کہ مہر عورت کا حق ہے اور کمی اس کو نکاح کے باقی ہونے کی صورت میں مل جائے گی:

(۱۱) خلوت صحیحہ کی تعریف لکھیں اور خلوت صحیحہ کن کن صورتوں میں ہو گی اور کن کن صورتوں میں نہیں ہو گی نیز اس کے بعد مہر کا حکم کیا ہوگا؟

تعریف:

مرد کو اپنی بیوی سے وطی کرنے میں کوئی شرعی چیز مانع نہ ہو۔

اس کا حکم:

اگر اس کا مہر مقرر تھا تو نصف دیا جائے گا اگر مقرر نہیں تھا تو متعہ دیا جائے گا:

خلوت صحیحہ جن جن صورتوں میں نہیں ہو گی:

اگر دونوں میں ایک مریض ہو۔ یا رمضان میں روزے دار ہو یا حج فرض ہو یا نفلی احرام والا ہو یا عمرہ والا ہو یا عورت حائضہ ہو
مرض اس وجہ سے ہے کہ یہ وطی کرنے سے مانع ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کا مرض نہیں ہے کہ سکڑ جانا اور انتشار نہ ہونا اور رمضان میں روزے کا ہونا کیونکہ وطی کرنے سے قضا اور کفارہ لازم آئے گا اور حج سے دم لازم آئے گا اور حج فاسد بھی ہو جائے گا اور قضا بھی ضروری ہو گئی اور حیض طبعی اور شرعی طور پر مانع ہے۔

خلوت صحیحہ جن صورتوں میں ہو گی:

اگر ان میں سے ایک نفلی روزے والا یا والی ہو تو خلوت صحیحہ ہو جائے گی کیونکہ مرد کے لئے مباح تھا بغیر عذر کے افطار کرنا:

(12) مہر مثلی کیا ہوتا ہے اور مہر مثلی میں کن عورتوں کا اعتبار ہو گا اور کن چیزوں کا اعتبار ہو گا اور کن کا نہیں:

تعریف:

مہر مسمی نہ ہونے کی صورت میں اس عورت کو اس کی ہم مثل عورتوں کے برابر مہر دینا مہر مثلی کہلاتا ہے۔

جن عورتوں کا اعتبار ہو گا:

اس کی بہنیں اس کی پھوپھیاں اور اس کے چچا کی بیٹیاں
ابن مسعود کے قول کے مطابق عورت کے لئے اس جیسی ہم
مثل عورتوں کا مہر دیکھا جائے گا جو اس کے خاندان کی ہوں نہ کہ
ننھیال کی اور وہ باپ کی طرف سے رشتہ دار ہوں۔
کیونکہ انسان اپنے باپ کی قوم کی جنس سے ہوتا ہے۔

جن چیزوں کا اعتبار ہوگا:
عمر، خوبصورتی، مال، عقل،
دین، شہر، زمانہ، باکرہ اور ثیبہ
کیونکہ مہر مثلی ان اوصاف کے مختلف ہونے سے
مختلف ہو جاتا ہے اور اسی طرح شہر اور زمانے
کے مختلف ہونے کی وجہ سے بھی مختلف ہو جاتا ہے
باکرہ اور ثیبہ کا بھی اعتبار ہوگا کیونکہ اس سے بھی
مختلف ہو جاتا ہے
جن چیزوں کا اعتبار ہوگا:
مال اور اس کی قابلیت ہے جبکہ
اس عورت کے قبیلے سے نہ ہو۔

13) الطلاق علی ثلثۃ اوجہ حسن واحسن وبدعی:
طلاق کی تین اقسام مثالیں حکم اور تعریفات واضح کریں۔

احسن:
شوہر اپنی بیوی کو ایسے طہر میں جس میں جماع نہ کیا
ہو ایک طلاق رجعی دے کر چھوڑ دے یہاں تک کہ اس کی

عدت گزر جائے:

حکم:

نکاح کرے گا:

مثال:

جیسے زید نے ہندہ کو ایسے طہر میں ایک
طلاق دی جس میں اس نے جماع نہیں کیا حتیٰ یہاں
تک کہ ہندہ کی عدت گزر گئی:

حسن:

وہ طلاق سنت ہے وہ یہ کہ مدخول بہا کو
تین طہروں میں 3 طلاقیں دے

حکم:

عورت مغلظہ ہو جائے گی اور حلالہ کرنا ہوگا

مثال:

جیسے زید نے ہندہ کو طہر میں طلاق دی پھر اس
پر حیض کے ایام آئے اس کے بعد طہر کے ایام آئے
تو زید نے اس میں ایک اور طلاق دے دی پھر حیض
کے ایام آئے اور اس کے بعد طہر کے ایام آئے تو اس
میں زید نے پھر ایک اور طلاق دے دی:

بدعت:

وہ یہ کہ شوہر ایک ہی کلمے سے یا ایک ہی طہر
میں تین طلاقیں دے دے

حکم:

وہ مغلظہ ہو جائے گی۔ [illegible]

مثال:

[illegible] الآیتین۔

14) طلاق بدعت کی تعریف، حکم، اختلافات مع دلائل ہدایہ کی روشنی میں واضح کریں:

وہ یہ کہ شوہر اپنی بیوی کو ایک ہی کلمے سے یا ایک ہی طہر میں تین طلاقیں دے دے تو طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں لیکن شوہر گناہگار ہوگا۔

امام شافعی فرماتے ہیں کہ ہر طرح کی طلاق مباح ہے اس لئے کہ وہ ایک شرعی تصرف ہے یہاں تک کہ اس سے ایک حکم مستفاد ہوتا ہے اور مشروعیت ممانعت کے ساتھ جمع نہیں ہو سکتی بر خلاف حیض میں طلاق دینے کے اس لئے کہ عورت پر حرام ہے طویل عدت نہ کہ نکاح۔

ہماری دلیل:

طلاق میں اصلاً ممانعت ہے اس لئے کہ اس میں نکاح کو ختم کرنا ہے جس سے دینی اور دنیاوی مصلحتیں وابستہ ہیں اور اباحت حاجت خلاص کے پیش نظر ہے اور ایک ساتھ تین طلاقیں دینے کی حاجت نہیں ہے جب کہ دلیل حاجت کو ترجیح ہو [illegible]:

اور بیوی اب ہر حال میں بائن ہے اس لئے کہ اس کا ہر حال
کو شعور کرنا ہی ممکن ہے اور طلاق کی مشروعیت
اس حیثیت سے کہ یہ بیوی کا انتظام ہے
اور شوہر علیٰ ... والے منی کی وجہ سے نقصان
کے ... نہیں ہے۔
اور ... طلاق (بیوی) پر بات ...
اس دلیل کی وجہ سے جو ہم نے بیان کی۔

(15) : کس کی طلاق واقع ہو گی اور کس کی نہیں؟
اگر عاقل، بالغ شوہر طلاق دے تو نشے کی حالت ہو یا نشہ کے بغیر، اس کی طلاق واقع ہو جائے گی لیکن اگر کوئی بچہ یا پاگل یا سویا ہوا شخص طلاق دے تو طلاق واقع نہیں ہو گی۔
حدیث: ایک حدیث ہے کہ اللہ نے میری امت سے شوہر کی طرف سے دی جانے والی طلاق کو جائز قرار دے کر ہے اور ... طلاق کا استثنا کیا ہے اور ... فرمایا ہے کہ ان کی طلاق واقع نہیں ہو گی۔

(16) الطلاق علی ضربین صریح وکنایہ:
طلاق صریح وکنایہ کی تعریف الفاظ حکم اور مثال تحریر کریں:
صریح کی تعریف:
صریح الفاظ سے طلاق دینا طلاق صریح کہلاتا ہے جیسے کہ (۱) انتِ طالق (۲) مطلقۃ

وطلقتک

حکم:

عدت کے اندر رجوع عدت کے بعد نکاح۔

الفاظ:

انت طالق و مطلقۃ و طلقتک۔

طلاق کنایہ:

مرد اپنی بیوی کو الفاظ کنایہ سے طلاق دے
جیسے رقبتک طالق۔

حکم:

نکاح۔

الفاظ:

رقبتک طالق۔ عنقک طالق۔ راسک طالق
روحک طالق۔ بدنک طالق۔ جسدک طالق۔ فرجک
طالق و جھک طالق۔

17) وہ تین الفاظ جن سے طلاق رجعی واقع ہوتی ہے۔
وہ اور ان کی وجہ بیان کریں۔

وہ 3 الفاظ ہیں۔

(i) اعتدی (ii) استبرئی رحمک (iii) انت واحدۃ

اعتدی اس میں 2 احتمال ہیں

① یہ کہ تو اپنی عدت شمار کر

② یہ کہ اللہ کی نعمتوں کو شمار کر۔

اگر پہلا مراد لیا جائے تو طلاق واقع ہو جائے گی۔

(2) استیناء دمن:

اس میں بھی دو احتمال ہیں:

(1): یہ اعتدی کے معنی میں ہے۔

(2) یہ کہ تو ابھی دولت کو طلاق نہ کہتا کہ مجھے طلاق دی دا ستگے
اگر یہ مراد ہیں گے تو طلاق دا تع ہو جائے گی

(3) انت واحد

اس میں بھی 2 احتمال ہیں:

(1): واحدۃ ایک صفت ہے اس کا موصوف مصدر ہے جو کہ محذوف ہے

(2) یہ کہ تو اپنی قوم سے اکیلی ہے۔

پہلی صورت میں طلاق ہو جائے گی:

18): واذا طلق الرجل امرأتہ تطلیقۃ رجعیۃ او تطلیقتین
فلہ ان یراجعھا فی عدتھا رضیت بذالک اولم ترض.

ع رجعت کا لغوی و اصطلاحی معنی رجعت قولی اور فعلی کی تعریف
حکم اور اختلاف مع دلائل لکھیں:

لغوی تعریف:

واپس آنا

اصطلاحی:

ملک نکاح کا ابقاء (لزوم)

رجعت قولی:

میں نے تجھ سے رجوع کیا یا اس نے اپنی بیوی
سے رجوع کیا:

رجعت فعلی: (شہوت سے)

وطی کرے چھو لے، بوسہ لے
یا اس کی فرج کی طرف شہوت کے ساتھ نظر کرے

اختلاف مع دلائل:

ہمارے نزدیک قول و فعل سے رجوع ہو جائے گا
امام شافعی کے نزدیک قول مع القدرت سے رجوع ہوگا
امام شافعی کی دلیل: اس لیے کہ رجعت بمنزلہ ابتداء النکاح کے ہے یہاں تک کہ وطی حرام ہو جائے گی۔
ہماری دلیل: کہ وہ نکاح کو برقرار رکھنا ہے عدت میں کیونکہ اس پر نص وارد ہوئی ہے (فامسکوھن بمعروف)۔

(19) حلالے کی تعریف، حکم، صورت اور دلائل نیز دخول کیوں ضروری ہے نیز مراہق بچے کی تعریف بیان کریں

حلالے کی تعریف:

طلاق مغلظہ کے بعد
عورت دوسرے مرد سے شادی کرے تاکہ وہ پہلے کے لیے حلال ہو جائے

حکم:

اس سے وہ پہلے شوہر کے لئے حلال ہو جاتی ہے

صورت:

جب مرد تین طلاقیں دے دے اور عورت کسی دوسرے مرد سے شادی کرے پھر وہ مر جائے یا طلاق دے دے

دلائل:

قرآن پاک میں ہے (ثم) تحل لہ حتی تنکح زوجا غیرہ
فلا تحل لہ

دخول اس لئے ضروری ہے کہ اس پر نص وارد ہوئی ہے فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجا غيره :
تنکح کا معنی بھی نکاح ہوتا ہے اور زوجا کا معنی بھی تو ہم نے یہاں زوجا سے مراد وطی لے لی۔
اور حدیث عسیلہ والی حدیث سے بھی جماع ثابت ہے۔

مراهق:
(امام محمد سے منسوب) وہ بچہ جو بالغ نہ ہو لیکن جماع کرنے میں بالغ کی مثل ہو

20) = درج ذیل کی تعریفات مثال و حکم تحریر کریں :
① ایلا ② خلع (3) ظہار 4 لعان (5) عنین :

1) ایلا : (لغوی معنی قسم کھانا)
اپنی بیوی سے 4 مہینے یا اس سے زیادہ کی قسم کھانا کہ میں تیرے قریب نہیں آؤں گا : جیسے وقال الرجل لامرأته والله لا اقربك یا والله لا اقربك اربعة شهر :

حکم :
اس کا حکم یہ ہے کہ اگر وہ چار مہینے قریب نہ گیا تو عورت کو طلاق بائنہ ہو جائے گی
اگر قریب چلا گیا تو قسم ٹوٹ جائے گی اور کفارہ دینا ہوگا :

2) خلع (لغوی معنی اترنا)
اپنی منکوحہ سے مال کے بدلے میں لفظ خلع کے ساتھ عقد کرنا : جیسے وان قالت طلقنی ثلثا علی الف :
حکم :

(۱۵)

یہ طلاق کی ایک قسم ہے اس سے طلاق بائنہ واقع ہوتی ہے۔

(3) ظہار:
اپنی بیوی کی پیٹھ کو ماں کی پیٹھ سے تشبیہ دینا
جیسے انت علی کظهر امی:

حکم
کفارہ

لعان: (لغوی معنی) رحمت سے دور کرنا: بھگانا۔
اپنی منکوحہ پر زنا کی تہمت لگانا جو گواہی اور قسم کے ساتھ مؤکد ہو
جس سے حد قذف واجب ہوتی ہے۔

حکم
قاضی جدائی ڈالے گا

عنین:
جو جماع پر قادر نہ ہو۔ عورتوں کے معاملے میں ڈھیلا پن ہو۔

حکم:
قاضی اس کو ایک سال کی مہلت دے گا کہ اپنا علاج کروا اگر نہیں کروایا اور عورت نے طلب کیا تو قاضی جدائی کروا دے گا:

(۲): قلیل الرضاع و کثرہ عبادت کی وضاحت کریں:
فرماتے ہیں رضاعت قلیل و کثیر دونوں میں برابر ہے

جب مدت رضاعت میں یہ چیز پائی جائے تو اس سے حرمت متعلق ہو جائے گی۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ گھونٹ سے کم پینے میں حرمت رضاعت ثابت نہیں ہو گی کیونکہ اللہ کے نبی نے ارشاد فرمایا کہ نہ تو ایک مرتبہ چوسنے سے حرمت ثابت ہو گی اور نہ ہی ایک دو مرتبہ چھاتی کو منہ میں ڈالنے سے ہماری دلیل = ارشاد باری تعالیٰ: تمہاری وہ مائیں حرام ہیں جنہوں نے تم کو دودھ پلایا ہے نیز نبی کریم نے ارشاد فرمایا جو چیز نسب سے حرام ہوتی ہے وہ رضاعت سے بھی حرام ہوتی ہے بغیر کسی تفصیل کے اور اس لئے بھی کہ اگرچہ حرمت اس شبہ بعضیت کی بنا پر ہے جو ہڈی کے بڑھنے اور گوشت سے ثابت ہے لیکن وہ ایک مخفی امر ہے اس لئے فعل ارضاع سے حکم متعلق ہوگا۔

(22) = رضاعت میں کون کون سے رشتے میں حرمت ثابت ہو گی اور کس میں نہیں؟

یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب:

① رضاعی باپ کی بیوی یا رضاعی بیٹے کی بیوی سے نکاح جائز نہیں ہے۔ (2) رضاعی بہن سے (3) رضاعی ماں سے (4) رضاعی بہن کی بیٹی سے ان سے نکاح نہیں کر سکتا:

① رضاعی بہن کی ماں سے حرمت ثابت نہیں ہو گی:

(2) باپ کے لیے اپنے بیٹے کی رضاعی بہن سے نکاح درست ہے۔

(3)

②

مدت الرضاع میں اختلاف:

امام اعظم ——— 30 مہینے۔
صاحبین ——— 2 سال:
امام شافعی ——— 2 سال:
امام زفر ——— 3 سال:

دلیل زفر:
لان الحول حسن للتحول من حال الی حال ولا بد من الزیادۃ علی الحولین لما تبین فتقرر بہ۔

دلیل صاحبین:
① قولہ تعالیٰ: وحملہ وفصالہ ثلثون شھرا ومدۃ الحمل ادناھا ستۃ اشھر
② قال النبی: لا رضاع بعد حولین

دلیل امام اعظم:
اس آیت کی صورت و تفصیل یہ ہے کہ اللہ نے 2 چیزوں (حمل و فصال) کو ذکر کیا۔ اور ان کے لیے ایک مدت مقرر فرمائی تو ہر ایک کے لیے کامل مدت ہوگی۔

مدرس
حضرت مولانا علامہ
مشتاق المدنی العطاری

محمد راشد حنیف

Muhammad Rashid Hanif
0347-6660494.